محمد ایوب قادری

سندھ میں جنگِ آزادی
اور
چند نادر دستاویز

جنگِ آزادی ۱۸۵۷ء برصغیر میں مسلمانوں کی پہلی کوشش تھی جس کے ذریعہ وہ انگریزوں سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اس تحریک کا سب سے زیادہ زور دہلی، روہیل کھنڈ اور اودھ میں رہا اگرچہ ملک کے دوسرے صوبے اور علاقے بھی متاثر ہوئے۔ اس تحریک میں امرا، علما، شعرا، دستکار اور عوام سب نے حصہ لیا۔ صوبہ سندھ میں اس کی چنگاریاں بھڑکیں۔ ۱۸۵۷ء سے متعلق چند دستاویز سندھ ریکارڈ آفس (کراچی) سے حاصل کر کے پیش کر رہے ہیں۔ اصل دستاویز انگریزی زبان میں [illegible] خط محکمہ آثار قدیمہ (پشاور) سے حاصل کیا گیا ہے۔ (قادری)

۱۔ مکتوب مجسٹریٹ حیدرآباد سندھ بنام کمشنر سندھ

منجانب:- مجسٹریٹ حیدرآباد　　نمبر ۱۱۸۵ آف ۱۸۵۷ء　　محکمہ فوج

بنام:- کمشنر سندھ　　ڈی ۲۱ ستمبر ۱۸۵۷ء

جناب عالی!

میں نہایت ادب سے سرکاری طور پر اور نہایت تفصیل سے آپ کی خدمت میں وہ واقعات پیش کرتا ہوں جو اس مقام پر رونما ہوئے اور جن کے متعلق میں نے نیم سرکاری طور پر آپ کو مختصراً اطلاع دی تھی۔

۲۔ کئی دنوں سے یہ افواہیں مجھے مل رہی تھیں کہ گولنداز شورش برپا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ لیکن مجھے اُن کی اصلیت کا پتہ نہیں چل سکتا تھا اور میں نے اُن کو بازاری افواہیں خیال کیا تھا۔ تاہم مجھ پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں تھی کہ لوگوں میں بڑی حد تک بے اطمینانی اور بدامنی کا جذبہ کارفرما ہے۔ جن کا تدارک کرنا مناسب ہے۔ میں نے بریگیڈیر کو اس بات کے باور کرانے کا تہیہ کرلیا تھا کہ توپوں کو قلعہ میں منتقل کرنا ضروری ہے مبادا کوئی ایسا واقعہ ہوجائے جو گولندازوں کی وفاداری کو مشتبہ کردے۔

۳۔ گزشتہ چہارشنبہ بتاریخ ۹ ماہ رواں کی صبح کو توپ دغنے کے وقت بریگیڈیر میرے پاس آیا۔ اس نے مجھے مطلع کیا کہ گزشتہ شب لفٹنٹ بیٹس کومبر جس کا تعلق توپ خانہ کی پانچویں کمپنی اور چوتھی بٹالین سے ہے میرے پاس آیا تھا اور بیان کرتا تھا کہ میرے صوبیدار میجر نے جو ایک پردیسی ہے، اطلاع دی ہے کہ کچھ آدمیوں نے خفیہ میٹنگیں کی ہیں، اور یہ کہ اسے خطرہ ہے کہ وہ بغاوت کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ اور یہ کہ اگر ایسا ہوا تو لفٹنٹ بیٹس کومبر کو اُس کا مشورہ ہے کہ وہ لائین کے قریب نہ جائے ورنہ وہ اس کی جان کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ یہ سن کر میں نے بریگیڈیر سے درخواست کی کہ وہ لفٹنٹ بیٹس کومبر کو صوبہ دار میجر سے زیادہ تفصیلی معلومات حاصل کرے۔ اور اس دوران میں میں نے لفٹنٹ ناگلور سے مشورہ کیا کہ اگر اس کی ضرورت پڑی تو گولندازوں سے ہتھیار چھیننے میں پولیس کا کیا کردار رہے گا۔ اور فوراً ہی آدمیوں کی ایک بڑی جمعیت فراہم کرنے کے لیے انتظامات شروع کردیے گئے۔ خصوصاً سواروں کی جماعت میں اضافہ کرنا اور بوقتِ ضرورت ان کو تیار کرنے پر زور دیا گیا۔ چونکہ توپوں کا قلعہ میں جمع ہونا ضروری تھا۔ اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ فوراً ہی دریں [illegible] دستہ کو جو تیرھویں این آئی

کی طرف سے متعین تھا چھٹی دیدی جائے اور قلعہ کو کلیتہً یورپی سپاہیوں کے سپرد کر دیا جائے۔ چنانچہ تقریباً ۱۰ بجے دن پہلی فسیلیر کا وہ دستہ جو یورپی بارکوں میں مقیم تھا اور جس میں تمام منصوبوں کے کُل ۲۹ آدمی تھے، قلعہ کی طرف چل پڑا اور اس نے دیسی محافظ دستہ سے انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

۴۔ ہمارا ارادہ یہ نہیں تھا کہ مشتبہ جماعتوں پر غائر نظر رکھنے کے علاوہ ان کے خلاف کوئی اور کارروائی کریں یا انتہا درجہ کی یہ تدبیر اختیار کریں کہ گولندازوں سے ہتھیار چھین لیں جب تک کہ کوئی ایسی بات ظاہر نہ ہو جائے جس سے صوبہ دار میجر کے خدشہ کی توثیق و تصدیق ہوتی ہو۔ لیکن ۳ بجے سہ پہر کے وقت بریگیڈیر نے میرے ہاتھ پر لفٹننٹ بیٹس کو میر کا ایک خط لاکر رکھا جس میں اس منصوبہ کی تفصیلات درج تھیں جو بغاوت کرنے والوں نے عملی جامہ پہنانے کے لیے مرتب کیا تھا۔ اس منصوبہ میں یہ باتیں شامل تھیں۔ توپوں کا چھین لینا۔ تمام یورپی لوگوں کو قتل کر دینا اور قلعہ پر قبضہ کر لینا۔ یہ پڑھ کر میں نے خیال کیا کہ اب سوچ بچار کرنے یا مزید تحقیقات کے لیے انتظار کرنے کا کوئی وقت نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے بریگیڈیر کو مشورہ دیا کہ باقی دن کی روشنی کا فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو رات آجائے اور ہم تیار نہ ہو سکیں۔ چنانچہ ہمیں فوراً توپوں پر قبضہ کرنے کے انتظامات کر لینے چاہئیں۔ پولیس اس کے اختیار میں دے دی گئی۔ مجھے لفٹننٹ ناگلور کی حکمت عملی اور دلیری پر نیز اس کے دیسی افسران اور عملہ کی وفاداری پر ہر طرح کا بھروسہ تھا۔

۵۔ بریگیڈیر نے میرے نظریات سے اتفاق کیا۔ طے یہ پایا کہ لفٹننٹ ناگلور کو اپنے سواروں کو ساتھ لے کر توپوں پر زبردستی قبضہ کر لینا چاہیے۔ دیہاتی اور شہری پولیس کے ایک مضبوط دستے کی نیز نیرھویں این۔ آئی کے یکصد چند سپاہیوں کی مدد حاصل کر کے اور قلعہ کی حفاظت کا کام نان کمیشنڈ افسران کے ہاتھوں میں چھوڑ کر فسیلیر کا دستہ اسی وقت موقع و محل کی طرف چل پڑا اور سابق انجینیر کے محکمہ اور سلاح خانہ اور دیگر والینٹر یورپینوں پر حفظ آور ہوا۔ جبکہ تیرھویں این۔ آئی کو

حاضری کے لیے میدان میں جمع کر لیا گیا۔

۶۔ سوا چار بجے کے قریب لفٹننٹ ناگلور اپنے نائب لفٹننٹ مگیسی اور تقریباً ۸۰ سواروں کی معیت میں گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے آئے اور توپوں پر قابض ہو گئے۔ آرٹلری کے سپاہیوں کو پہلے ہی حکم دیا جا چکا تھا کہ وہ بغیر ہتھیاروں کے اپنی لائین کے بائیں بازو کے پیچھے کی طرف جمع ہو جائیں۔ اس کی غرض یہ معلوم کرنا تھی کہ آیا ان کی جانب سے اس اقدام کی مخالفت میں کوئی کوشش کی جاتی ہے یا نہیں۔ دیہاتی پولیس کا ایک جتھا اور چند سوار گولندازوں کی طرف قطاروں میں کھڑے کر دیئے گئے تاکہ اگر کوئی مخالفت کی جائے تو وہ اسے روک سکیں جب ان کی قطاریں بن گئیں تو بریگیڈیر نے خطاب کیا اور ان سے ہتھیار لے لینے کے وجوہ بتائے۔

۷۔ کسی قسم کی بھی کوئی مخالفت نہیں ہوئی اور تقریباً ۶ بجے شام تک توپیں بحفاظت قلعہ میں داخل کر دی گئیں۔ شب میں ہر طرح سکون رہا۔

۸۔ گزشتہ کل حالات کی تحقیق کے لیے ایک تحقیقاتی عدالت قائم کی گئی اور اس کا اجلاس ہنوز جاری ہے۔

بریگیڈیر کا کہنا ہے کہ اگرچہ ابھی کوئی ایسی بات ظاہر نہیں ہوئی ہے جس کی بنا پر امداد پہنچنے سے قبل گرفتاریوں کے لیے کوئی جواز پیدا کیا جا سکے۔ تاہم اس کو اس یقین تک پہنچانے کے لیے کافی شہادت مل چکی ہے کہ صوبیدار میجر کے خدشات بے بنیاد نہیں تھے۔ اور یہ کہ اگر کوئی سازش تکمیل کی منزل میں داخل نہیں ہوئی تھی تو کم از کم اس کی تیاری ضرور ہو رہی تھی۔ لیکن جس کو قبل از وقت ہی کچل دیا گیا۔

۹۔ جہاں تک لوگوں کی خیر خواہی کا تعلق ہے مجھے ہمیشہ ان پر زیادہ سے زیادہ اعتماد رہا ہے۔ اور چہار شنبہ کے واقعہ کے بعد سے تو اس کا اظہار نہایت نمایاں طور پر ہوا ہے۔ متعدد لوگ میرے پاس آچکے ہیں اور اپنے اطمینان اور تحفظ پر اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں۔ بلکہ ان میں سے بعض نے جو سب سے زیادہ ذی اثر ہیں

یہ کہا ہے کہ ضرورت پڑنے کی صورت میں ہماری خدمات آپ کے لیے وقف ہیں۔

۱۰۔ قلعہ اس حالت میں ہے کہ اپنی مدافعت کر سکے۔ اس کو لائق لفٹننٹ میری مین کی زیر نگرانی رکھا گیا ہے۔ سامان رسد جمع کر دیا گیا ہے اور کسی بھی حملہ کو روکنے کے لیے ہر طرح کی احتیاط برتی گئی ہے۔ اس مراسلہ کے آخر میں میں ایک یادداشت بھی شامل کرتا ہوں جس کو لفٹننٹ میری مین نے مرتب کیا ہے اس کے ساتھ وہ خاکے بھی ہیں جو قلعہ کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں اور جن سے پتہ چلتا ہے کہ کسی حملہ کو روکنے کے لیے اس میں کتنی صلاحیتیں ہیں۔

۱۱۔ میں آخر میں لفٹننٹ میجر کی ایک یادداشت بھی شامل کرتا ہوں جس میں تفصیل سے پولیس کا وہ کردار بتایا گیا ہے جو اس نے گولندازوں سے ہتھیار لے لینے کے وقت ادا کیا تھا۔

۱۲۔ ان دو افسران سے مجھے سب سے زیادہ مدد ملی ہے۔ انھوں نے جو عاجلانہ اور شدید اقدامات کیے اُن کی بنا پر ہم اپنی حربی تدابیر کو کامیابی کی منزل تک پہنچا سکے۔ اور اس کے لیے ہم ان کے انتہائی مرہون احسان ہیں۔

۱۳۔ اس موقعہ پر پولیس کے مستحسن رویہ کو بھی خصوصیت کے ساتھ میں نہایت ادب سے آپ کے علم میں لاتا ہوں۔

مجسٹریٹ آفس ۱۲ ستمبر ۱۸۵۷ء حیدر آباد دستخط

سی۔ پی۔ ڈاؤن مجسٹریٹ

۲۔ مکتوب انجینیر حیدر آباد (سندھ)

لفٹننٹ میری مین انجینیر کے ایک نیم سرکاری خط کا اقتباس

مورخہ حیدر آباد ۱۰ ستمبر ۱۸۵۷ء

سہ شنبہ کی شب میں صوبہ دار میجر توپ خانہ نے افسر کمانڈر توپ خانہ کو مطلع کیا کہ ہندو مجیول نے تمام ... کے انتظامات مکمل کر لیے ہیں۔ اس مسئلہ پر چہار شنبہ کو

علی الصباح غور کیا گیا۔

میں نے بریگیڈیر سے کہا کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ یورپی سپاہیوں کو فوری طور پر بارکوں سے قلعہ میں منتقل کر دیا جائے۔ اور یہ کہ مجھے کچھ داخلی انتظامات کا موقعہ دینے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دیسی سپاہیوں کو نکالا جائے۔ یہ بات مان لی گئی۔ اور اسی کے مطابق احکامات جاری کر دیئے گئے۔ دو بجے دن کے قریب ٹھیک اس وقت جب یہ کام کیا جا رہا تھا، صوبیدار میجر نے افسر کماندار کو مجوزہ حملہ کے پروگرام کے مطابق توپ خانہ فراہم کر دیا۔

پروگرام یہ تھا:۔

۱۔ بندوقوں پر قبضہ کرنا ۲۔ یورپیوں کو قتل کر ڈالنا

۳۔ بندوقوں سے خزانوں پر حملہ کرنا اور روپیہ حاصل کرنا

۴۔ قلعہ پر حملہ کرنا ۵۔ بنگلوں کو لوٹنا اور نذر آتش کر دینا

اور چند اور چھوٹے چھوٹے انتظامات۔

بریگیڈیر ڈاؤن (انچارج) اور خود میں نے مشورہ کیا اور طے کیا کہ توپ خانہ کے سپاہیوں کو غیر مسلح کر کے اور ان کی بندوقوں کو قلعہ میں پہنچا کر اس ہنگامہ کو کچل دیا جائے۔ جس لمحہ دیسی محافظ سپاہی قلعہ سے نکلے میں نے اپنے حوالداروں، آرڈیننس کے حوالداروں اور منشیوں کی مدد سے اس کی حفاظت کرنے کا انتظام کر لیا اور اس کو مستقل طور پر قائم مقام میکنیری جنرل کی تحویل میں دے دیا۔ اس میں ۲۵ یورپیوں کی نگرانی رہتی ہے نیز ۳۰ سوار۔ کچھ دیہاتی اور شہری پولیس اور ۱۰۰ آدمی تیرھویں رجمنٹ کے (جن کو وفادار سمجھ لیا گیا تھا) یہ کل ہماری فوج تھی۔ انتظام مناسب کیا گیا۔ بندوقچیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ بغیر ہتھیاروں کے میدان میں جمع ہوں۔ سوار تیزی سے آگے بڑھے اور انھوں نے بندوقوں پر قبضہ کر لیا۔ سائسوں کو حکم دیا گیا کہ وہ گھوڑوں پر زین کسیں۔ اور ہم لوگ نہایت تنظیم کے ساتھ مع توپوں کے قلعہ میں داخل ہو گئے۔

اگر اب تمام مستقر بھی ہاتھ سے نکل جاتا ہے تو ہم مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور ان کو اس سے زیادہ دے سکتے ہیں جتنے کی وہ توقع رکھتے ہیں۔ یورپی لوگ یہاں قلعہ کے اندر آرام سے ہیں۔ جہاں انھیں بالکل شروع سے ہونا چاہیے تھا۔ میں نے جو عمل تجویز کیا ہے اس کے بارے میں آج یا کل آپ کو مطلع کروں گا۔ ساتھ ہی قلعہ کی دیوار کا رف ساخاکہ بھی بھیجوں گا۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں ایک صحیح خاکہ تیار کر سکوں۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ میں تنہا نگران کار ہوں۔ میں نے مسٹر میتھی سن کو بتا دیا ہے کہ بغیر تاخیر کے انھیں کہاں کہاں توپیں نصب کرنی کرنی چاہئیں۔ اور وہ جتنا کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔ میں نے پھاٹکوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اور ان کو مستحکم بھی کر لیا ہے۔ پانی پچھلے دروازہ سے ہو کر بیرونی تالابوں سے لینا پڑتا ہے۔ دروازہ کی حفاظت کے لئے میں نے ایک توپ کا انتظام کر دیا ہے۔ جو پوری طرح تیار رہتی ہے۔ آپ کو یادداشت میں قلعہ کے اندر واقع کنوؤں وغیرہ کے متعلق بھی اطلاع ملے گی۔ میں نے قلعہ کے اندر واقع ایک قدیم مکان ٹھیک ٹھاک کر لیا ہے تاکہ اس میں کچھ سامان جمع رہے جس کی ان یورپینوں کو جو قلعہ کے اندر ہیں کم و بیش ہمیشہ ضرورت رہے گی۔ میں جس قدر ممکن ہوگا سامان محکمہ بیرک کے گوداموں سے حاصل کر لوں گا۔ میں نے یورپینوں کو آرڈیننس کے منتظمین کی اقامت گاہ میں ٹھیرایا ہے۔ (یہ پھاٹک کے قریب ایک عمارت ہے جس کی آرڈیننس کے محکمہ کو ضرورت نہیں ہے) اس کی جائے وقوع میں خاکہ میں دکھاؤں گا۔

	صحیح اقتباس
نقل مطابق اصل	(دستخط) آئی۔ گبس
(دستخط) معتمد سرکاری	اسسٹنٹ کمشنر

۳۔ مکتوب خفیہ (اقتباس)

نمبر ۲۲۳ ڈی / ۱۸۵۷ محکمہ راز مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۸۵۷ء

حضورِ والا !

نہایت ادب کے ساتھ عرض پرداز ہوں کہ گزشتہ شب ۱۱½ بجے اکیسویں رجمنٹ این۔ آئی کے دو دیسی افسران (صوبیدار رام نبی سند اور جمعدار لکشمن گداری) نے میجر میگ گرگر کماندار رجمنٹ کو مطلع کیا تھا کہ ایک حوالدار رام دین پانڈے ان کے پاس آیا تھا اور یہ دریافت کرنے کے بعد کہ کب تک اس بات کے منتظر رہوگے کہ لوگ تمھیں توپوں سے اڑادیں جیسا کہ ہندوستان میں ہوچکا ہے۔ اُس نے ان کو مطلع کیا کہ آج صبح کو پوری رجمنٹ ۲ بجے شب میں بغاوت کردے گی۔ اُس نے یہ بھی بتایا کہ آدمی کو بھیجا گیا ہے کہ وہ ۱۴ ویں این۔ آئی کو بھڑکائے۔ اور دوسرے آدمی کو شہر کی طرف اس غرض کو بھیجا گیا ہے کہ وہ مسلمانوں کا تعاون حاصل کرے ان دونوں جگہوں سے اُنھیں امداد ملنے کی توقع ہے۔ اس وقت وہ کسی بھی دیسی افسر کو جو اُن کی مخالفت کرے گا، قتل کرڈالیں گے اور ہتھیار اور خزانہ لے کر دہلی کی جانب روانہ ہوجائیں گے۔ اِس اطلاع کی تصدیق بعد میں ایک حوالدار سورج بالی تیوری سرنا دیر کمپنی سے بھی ہوئی۔ اس خبر سے جو اس طرح حاصل ہوئی یہ بات واضح ہوگئی کہ مقررہ وقت پر رجمنٹ میں ایک شدید ہنگامہ برپا کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ میجر میگ گرگیر کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے جس سے وہ اِس بارے میں کوئی اطمینان بخش اطلاع حاصل کرسکیں کہ کتنے لوگ ایسے ہیں، جن سے وفادار رہنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ اور یہ دیکھ کر کہ ضرورت اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ تحقیقات میں وقت صرف کیا جائے۔ اس نے فوراً بریگیڈیر کو مطلع کردیا۔ اُس نے اپنی راہ میں حائل توپ خانہ اور ۲۰ یورپینوں کو آگاہ کردیا تھا جو فوراً ہی باہر نکالے اور چلتے کردیے گئے۔ سب سے پہلے خزانہ پر یورپی سپاہیوں کا پہرہ لگایا گیا۔ پھر ۲۱ ویں رجمنٹ کو جمع کرکے غیر مسلح کردیا گیا۔ اور یہ سب کام اتنی پھرتی کے ساتھ انجام پایا کہ بہت سے لوگ جو میری طرح بغاوت کھڑی ہوجانے پر ۱۲ بریڈ گراؤنڈ پر گئے اس وقت تک پہنچے بھی نہیں تھے کہ ہتھیار لے لیے جانے

کا کام پورا ہو گیا۔

۲۔ جب حاضری لی گئی اور ہتھیاروں کی جانچ پڑتال کی گئی تو ۲۱ آدمی غائب پائے گئے اور ۱۳ توڑے دار بندوقیں بھری ہوئی اور ایک آدمی کی تھیلی میں کچھ بارود ملی۔

۴۔ مکتوب خفیہ (اقتباس)

سندھ رکارڈ سیاسی (فوج بنگالہ کی بغاوت) متفرقات

فائل نمبر ۱ جلد ۴ مراسلہ نمبر ۳۶۱ (محکمۂ راز)

مورخہ یکم اکتوبر ۱۸۵۷ء

جناب عالی!

لفٹیننٹ کیمبل، کمانیر ۹ ویں انڈین۔ لائٹ کیویلری نے ۲۱ ستمبر کو موخ (March) سے تحریر کیا ہے کہ میری رجمنٹ کے تقریباً ۲۰ سواروں نے آج صبح میرے اجیٹن اور میجر پر بندوقوں سے فائر کیا اور کوہ نمک اور شاہ پور کی جانب فرار ہو گئے۔ لفٹیننٹ کیمبل نے ایک دستہ فوج کے ساتھ ان کا تعاقب کیا۔ اور دو کو ہلاک کر دیا۔ ان کو امید ہے کہ باقی بھی بچ کر نہیں جاسکیں گے۔ بہر حال یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ جکراتی سردار دریا خاں نے ۲۱ تاریخ کو ایبٹ آباد میں اپنی گرفتاری سے کچھ ہی پہلے اپنے ساتھیوں کو یقین دلایا تھا کہ لاہور اور ملتان کے نواح میں زبردست بغاوت رونما ہو چکی ہے۔

۵۔ مکتوب خفیہ (اقتباس)

فائل نمبر جلد ۴ سرکاری روداد - ۳۲ جولائی

بخدمت جناب کپتان صاحب پولیس، سندھ۔ کراچی

بجناب عالی!

شیر خاں جمعدار تھانیدار۔ رہاوڑا (Rohaw ra) کی رپورٹ ہے کہ ملھا کھوسا جکانی بیگیر (Milha Khosa Jakanee Buiger) سوار کا سرحد پر بحیثیت جاسوس دوبارہ تقرر کیا گیا۔ اور بادشاہ دہلی کے وکیل کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل ہوئیں۔ ۱۴ ارنی کو سوار واپس آیا اور اس نے یہ رپورٹ پیش کی کہ حاجی داد محمد خاں وکیل شاہ دہلی کا مع دیگر ۱۱ اشخاص خان بہادپور کے یہاں وُرود ہوا تھا اور اُس نے خفیہ طور پر اس سے گفتگو کی تھی۔ وکیل کا قیام وہاں تین روز تک رہا۔ چوتھے دن خان نے اسے خلعت دے کر رخصت کیا۔

۶۔ مکتوب خفیہ[۵۱]

الٰہ آباد ۲۴ رفروری [۵۲]

مائی ڈیر میکنب[۵۳] !

میں الٰہ آباد کے ۱۸۵۷ء کے باغی لیڈر لیاقت علی کا فوٹو گراف آپ کو بھیج رہا ہوں۔ وہ اس وقت جیل میں ہے۔ وہ غدر کے بعد سے صوبہ بمبئی اور آزاد علاقوں میں بغاوت پھیلاتا رہا ہے۔ اس کا تعلق سرحد کے مولویوں یا فیروزشاہ سے ہے۔ اگر زیادہ نہیں تو ۲ مرتبہ وہ وہاں (سرحد) جا چکا ہے۔ ایک ۱۸۶۶ء میں اور دوسری مرتبہ ۱۸۶۹ء میں۔ جب وہ بمبئی میں گرفتار کیا گیا تو تیسری مرتبہ جا رہا تھا۔

اس نے پہلے تین سانڈنیاں سید صاحب کا ملی، الٰہی بخش، عبدالرحیم، عبدالسباسا (عبدالسبحان ؟) عبدالریات (عبدالرحمٰن ؟) کی نگرانی میں بمشا (؟) سے

---

[۵۱] یہ اصلی خط انگریزی میں محکمہ آثار قدیمہ (پشاور) میں محفوظ ہے اور ہمیں اس کی نقل، ایم۔ ایم جعفر صاحب کے ذریعے سے ملی جس کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

[۵۲] خیال ہے کہ یہ خط ۲۴ رفروری ۱۸۷۲ء کو بھیجا گیا۔

[۵۳] الٰہ آباد کے ایک افسر پارسن نے پشاور کے کلکٹر میکنب کو لکھا تھا۔

بھیجی تھیں۔ سانڈنیاں تقریباً مئی یا جون ۱۸۷۱ء میں .... براہ حیدرآباد سندھ روانہ ہوئی تھیں۔ وہ تجارتی سامان .... روپے اور دیگر اشیاء سے لدی ہوئی تھیں۔ جو جہاد کے مقاصد کے لیے تھا۔

درحقیقت اب ضرورت سے زیادہ تاخیر ہوگئی ہے کہ سانڈنیوں کے متعلق کوئی معلومات ہوسکیں۔ لیکن آپ سے ملاقات کرنی چاہتا ہوں، اگر آپ فوٹو کو سرحد کے لوگوں سے (مل جل کر) مشورہ کرکے شناخت کراسکیں۔

اس کے ایک پیرو کا جو اس کے ساتھ گرفتار ہوا ہے، بیان ہے کہ ہم لوگ خراسان کے مقام روتی کی طرف جارہے تھے جہاں ایک مولوی صاحب کا قیام ہے اور وہاں ہمارے جانے کا مقصد نیم کافروں (ملحد یا مرتد؟) سے لڑنا تھا۔ شاید روتی کے ملا سید امیر یا ان کے (ساتھی) اسماعیل یا محمود فوٹو کو شناخت کرسکیں۔

لیاقت علی ہمیشہ دوران سفر میں اپنا نام بدل دیتا تھا، اور سرحد میں وہ عبدالکریم کے نام سے مشہور تھا۔

(پارسن)

التفہیمات الالٰہیہ

حضرت شاہ ولی اللہ کے ذہن میں وقتاً فوقتاً جو اچھوتے خیالات آتے اور مختلف حالات وکوائف پر ان کے جو نادر تأثرات ہوتے وہ انھیں قلم بند فرماتے جاتے تفہیمات ان کے ان ہی خیالات اور تأثرات کا مجموعہ ہے۔ اس کے دونوں جزء تحقیق وحواشی کے ساتھ مصری ٹائپ میں شائع ہوئے ہیں۔ کاغذ عمدہ۔

قیمت:۔ جلد اول بارہ روپے * جلد دوم بارہ روپے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی۔ صدر۔ حیدرآباد۔ سندھ